سوال

پانچ ماہ قبل میری ایک مدرسہ عورت سے شادی ہوئی اور شب زفاف میں عقد نکاح میں عورت کے ولی کی جانب سے کچھ شروط لکھی گئیں، ان شروط میں یہ شرط بھی شامل تھی کہ میں بیوی کی تنخواہ سے کچھ نہیں لوں گا، میں نے شرط مان لی لیکن میں نے بھی ایک شرط رکھی کہ بیوی مجھے یہ ضرور بتائے گی کہ وہ اپنی تنخواہ کہاں خرچ کررہی ہے تاکہ مجھے بھی علم ہو، اس شرط پر اس کے دو بھائی اور جوکہ عقد نکاح میں گواہ بھی تھے اور ان کے والد نے موافقت بھی کرلی، اور نکاح خواں بھی سب نے یہی کہا کہ یہ میرا حق ہے، جب میں نے سب کو اس پر متفق پایا اور کوئی اعتراض نہ دیکھا تو میں نے شرط لکھوائی نہیں بلکہ زبانی ہی رہنے دی کہ سب اس شرط و سمجھ چکے ہیں، لیکن اب مجھے بیوی کی جانب سے ایک مشکل کا سامنا ہے کہ جب میں اسے تنخواہ خرچ کرنے کا پوچھتا ہوں کہ وہ یہ تنخواہ کہاں خرچ کررہی ہے تو وہ مجھے بالکل نہیں بتاتی اور جواب دیتی ہے کہ اسے یہ دریافت کرنے کا حق ہی حاصل نہیں، اور جب تنخواہ کی مقدار پوچھتا ہوں تو بھی وہی جواب ہوتا ہے، حالانکہ میں صرف جاننے کےلیے پوچھتا ہوں جب میں نے اسے بتایا کہ میں شادی کے وقت یہ شرط رکھی تھی اور اس کے بھائی اور والد نے شرط تسلیم کی تھی تو کہتی ہے اسے اس شرط کے بارہ میں کسی نے نہیں بتایا اور پھر وہ یہ بھی کہتی ہے کہ اگر شرط رکھی بھی گئی ہو تو بھی نہیں مانتی اور تمہیں بتاؤنگی، میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی تنخواہ کتنی ہے اور کہاں خرچ کرتی ہے، بلکہ وہ تو اس پر بھی مصر ہے کہ اس سلسلہ میں مجھ سے اجازت کی بھی ضرورت نہیں حالانکہ میں صرف علم کےلیے پوچھ رہاہوں برائے مہربانی مجھے میری بیوی کے موقف کو سامنے رکھتے ہوئے بتایا جائے کہ آیا یہ صحیح ہے اور اس کے دلائل بھی بیان کریں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

اصل تو یہی ہے کہ عقل و رشد رکھنے والی عورت کو اپنے مال میں تصرف کرنے کا اختیار ہے وہ جہاں چاہے صرف کرسکتی ہے، اسے نہ تو اس کی اپنے خاوند سے اجازت لینے کی ضرورت ہے، اور نہ ہی خاوند کو بتانے کی ضرورت، جمہور فقہاء کرام تو یہی کہتے ہیں، اس کی تفصیل سوال نمبر (4037) کے جواب میں بیان ہوچکی ہے

اسلامی فقہ اکیڈمی کی قرار یہ ہے کہ :

یہ قرار اکیڈمی کے سولویں اجلاس منعقدہ 30 صفر تا 5 ربیع الاول 1426ھ الموافق 9 تا 14 اپریل 2005 عیسوی میں پاس کی گئی :

اول : خاوند اور بیوی کے مابین مالی ذمہ کا انفصال :

خاوند کو اپنے مال میں مکمل اور مستقل تصرف کی اہلیت حاصل ہے، اور اسے اپنی کمائی اور مال میں شریعت کے احکام کے تابع رہتے ہوئے پورا تصرف کا حق حاصل ہے، اور وہ اس کی خاص ملکیت ہوگا، وہ اس کے تصرف میں ہے اور وہ اس کی مالک ہے، خاوند کو بیوی کے مال پر کوئی زور حاصل نہیں، اور نہ ہی بیوی اپنے مال میں تصرف کرنے میں خاوند سے اجازت حاصل کریگی

......

پنجم : ملازمت کی شروط :

1- بیوی کےلیے عقد نکاح میں شرط رکھنے کی اجازت ہے کہ وہ گھر سے باہر ملازمت کریگی، اگرخاوند اس شرط پر راضی ہوکر اس سے شادی کرتا ہے تو خاوند اس شرط پر عمل کریگا، لیکن عقد نکاح کے وقت شرط پوری وضاحت وصراحت کے ساتھ بیان کی گئی ہو

خاوند کےلیے جائز ہے کہ وہ بیوی کو ملازمت کی اجازت دینے کے بعد گھر اور اولاد کی مصلحت کی خاطر ملازمت چھوڑنے کا مطالبہ کرے " انتہی

لیکن بیوی کےلیےاپنے خاوند سے اجازت لینی مستحب ہے، اوراپنے تصرفات میں خاوند سے مشورہ کرنا مستحب ہے، اوروہ اس میں خاوند کی مخالفت مت کرے کیونکہ حدیث میں وارد ہے :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا : سب سے بہتر کونسی عورت ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب خاوند اسے دیکھے تو بیوی اسے خوش کردے، اورجب خاوند اسے حکم دے تو بیوی اس کی اطاعت کرے، اوراپنے نفس اورمال میں خاوند کی مخالفت مت کرے جسے وہ ناپسند کرتا ہو"

سنن نسائی حدیث نمبر (3231) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے

لیکن اگر خاوند عقد نکاح کے وقت شرط رکھے کہ بیوی اسے اپنا مال خرچ کرنے کی سب جگہوں کے متعلق بتائے گی، تو یہ شرط پوری کرنا واجب ہوگی، کیونکہ حدیث میں وارد ہے :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" تمہارےلیے سب سے زیادہ شرطیں پوری کرنے کا حق ان شروط کو ہے جن کے ساتھ تم شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2721) صحیح مسلم حدیث نمبر (1418).

لیکن بیوی کو یہ شرط پوری کرنا اس صورت میں لازم ہوگی جب اسے اس شرط کے بارہ میں علم ہو اور بتایا گیا ہو، اوروہ اس شرط پر راضی ہوجائے، یا پھر اس نےاپنے ولی کو کہا ہو کہ وہ جو مناسب ہو شرط رکھ سکتا اور قبول کرسکتا ہے، لیکن اگر ولی کو اس کی ذمہ داری نہ دی گئی ہو اور بیوی کو شرط کا علم بھی نہ ہو تو پھر اس پر وہ شرط لازم نہیں کی جائیگی کہ وہ شرط پر عمل کرے، یہاں اس کے ولی کی غلطی ہے جس نے بچی کو بتائے بغیر ہی شرط مان لی

دوم :

ہمیں تو یہ معاملہ بہت آسان معلوم ہوتا ہے، جب آپ صرف اس کے خرچ کرنے کا علم چاہتے ہیں تو پھر اس میں آپ کو سختی نہیں کرنی چاہیے، کہ اس سے اختلافات کا دروازہ کھولیں، چنانچہ جب بیوی کو شرط کا علم ہی نہیں تو پھر وہ شرعی طور پراپنے مال میں تصرف کا پورا حق رکھتی ہے، اوراسے آپ کو اس کے بارہ میں بتانا لازم نہیں

یہ یاد رکھیں کہ خاوند اور بیوی کا ایک دوسرے واجب حقوق کا علم رکھنے میں ہی آپس میں حصول الفت و مودت اور محبت اور سعادتمند زندگی کا باعث ہے، پھر فضیلت و نیکی کا مسئلہ رہ جاتا ہے اور یہ آپس میں ایک دوسرے پر اعتماد اور بھروسہ کرنے اوراپنے کام اور غم میں ایک دوسرے سے مشورہ کرنے میں پیدا ہوتی ہے

جس طرح بیوی کےلیےاپنے خاوند کواپنے مالی تصرفات کے بارہ میں بتانا لازم نہیں، اسی طرح خاوند کےلیے اپنی تنخواہ کے بارہ میں بتانا لازم نہیں کہ اس کی تنخواہ کتنی ہے اور کہاں صرف کرتا ہے، لیکن یہ سلوک بیوی کو پسند نہیں ہوگا، اور نہ ہی اس پر غالبا ایک سعادتمند ازدواجی زندگی قائم رہ سکتی ہے

اس لیے ہم یہی کہیں گے کہ : جس طرح بیوی چاہتی ہے کہ وہ خاوند کی تنخواہ اور کہاں خرچ کرتا ہے کا علم رکھے ، اسی طرح خاوند بھی یہی پسند کرتا ہے ، اس طرح ایک سعادتمند ازدواجی زندگی قائم ہو سکتی ہے ، جس میں ہر ایک کے اپنے خاص اسرار و رموز کی کوئی گنجائش نہیں ہے

یہاں خاوند اور بیوی دونوں کو ہی کہا جائیگا کہ آپس کے تعلقات میں اس طرح چھپاؤ اور خصوصیت نہیں ہونا چاہیے کہ اس حد تک جائیں اور آپس میں اختلاف شروع ہو جائے ، لہذا خاوند اور بیوی کے مابین جو تکلف اور موانع پیدا ہو جائیں انہیں ختم کرنا چاہیے تاکہ دونوں میں حسن معاشرت پیدا ہو ، اور اللہ سبحانہ و تعالی ان کے مابین جو الفت و محبت اور مودت و سکون چاہتا ہے وہ پیدا ہو

ہماری اس بیوی کو یہی نصیحت ہے کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ حسن معاشرت کرتے ہوئے ایسے تصرفات چھوڑ دے جس سے خاوند یہ محسوس کرنے لگے کہ وہ بیوی سے ایک اجنبی شخص کی حیثیت رکھتا ہے ، اور یہ سمجھنے لگے کہ دونوں کے مابین ایسے پردے ہیں جو انہیں ایک دوسرے پر اعتماد نہیں کرنے دیتے

اس طرح خاوند کا اپنی بیوی سے اعتماد اٹھ جائیگا جس کا ان کی زندگی پر سلبی اثر پڑیگا ، اس لیے خاوند کو بھی اور بیوی کو بھی ایک دوسرے پر اعتماد کرنا ہوگا ، اگر ایک دوسرے پر اعتماد نہیں تو اس کا انجام اچھا نہیں ہوگا ، بعد میں وہ ان امور میں بھی سختی کریں جہاں سختی کی ضرورت نہیں تھی

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کے مابین محبت و الفت پیدا کرے ، اور آپ دونوں کو نفس کے شر اور شیطان کی چالوں سے محفوظ رکھے

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب

112174